ختم بخاری شریف کی تقریب میں

مولانا سمیع الحق کا درس بخاری اور علماء و طلباء سے خطاب

نحمده وانستغفره ونومن به ونتوكل اليه ونعوذ بالله من سرور النفسا ومن سيئات اعمالنا: من يهده الله فلا مفصل له ومن يضلل فلا هادى له: ونشهد ان لا اله الا اله وحده لا شريك له ونشهد ان سيدنا و شفيعنا وحبيبا و مولانا محمداً عبده ورسوله: ارسله بالحق بشيراً و نذيراً: اما بعد فان اصدق الحديث كتاب الله ۔ وخير الهدى هدى سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم و شرالامور محدثاتها وكل محدثةً بدعة وكل بدعة ضلالة وكل ضلالة فى النار وبالسند متصل مر شيخنا ولدنا وسيدنا و مولانا عبدالحق حقانى رحمة الله عليه الى الشيخ امير المومنين فى الحديث محمدبن اسمٰعيل البخاریؒ۔ باب قول الله تعالى: ونضح الموازين القسط ليوم القيامة: وان اعمال بنى آدم و قوله يوزن:وقال مجاہد القسطاط العدل: الخ وبه قال حدثنا احمد بن اشكاب قال حدثنا محمد بن فضيل عن عمارة بن القعقاع عن ابى زرعة عن ابى ہريرةرضى الله تعالىٰ عنه قال قال النبى ﷺ كلمتان حبيبتان الى الرحمان:خفيفتان على اللسان۔ ثقيلتان فى الميزان سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم۔

میرے محترم مشائخ عظائم اساتذہ کرام : عزیز طلباء اور معزز مہمان گرامی !

حدیث کی تلاوت ہوئی جس پر امام بخاریؒ کی عظیم کتاب الجامع الصحیح اختتام اور آخری باب اور حدیث کے علمی نکات اور اس مستنبط مسائل اور احکام اور فنی علمی باریکیاں اساتذہ کرام نے آپ لوگوں کے سامنے پیش کی ہیں جس کے دہرانے کا موقع نہیں۔ اس موقع پر چونکہ بڑی تعداد میں عوام بھی ہیں تو اس موقع کی مناسب سے چند کلمات پر اکتفا کرتا ہوں۔

آج ہم سب حضور اقدس ﷺ کی احادیث کے طالب ہیں گویا طالب علم ہیں جو دور دراز اور نزدیک سے اس بابرکت تقریب میں شرکت کے لئے چل کر آئے ہیں اور حضورؐ کا ایسے لوگوں کے بارے میں ارشاد گرامی ہے۔ من سلك طريق يلتمس فيه علما سهل الله به طريقا الى الجنة: گویا آج جو مہمان آئے ہیں افغانستان کے ہیں یا پاکستان کے ہیں اور سب نے سفر کیا ہے تو گویا یہ سب طلباء ہیں اور پھر طلباء کی حوصلہ افزائی کے لئے آئے ہیں کہ ان کے بچے اللہ تعالیٰ نے نعمت علم کی سعادت سے سرفراز فرمائے ہیں تو اس سے بڑی فخر کی چیز کوئی نہیں۔ ایک بچہ حافظ قرآن ہو جاتا ہے تو حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ پاک اس کے والدین کے سروں پر قیامت کے دن تاج رکھیں گے اور جس کا ایک ایک ہیرا سورج اور چاند سے زیادہ چمکدار ہوگا۔ اور آپ حضرات تو صرف حفاظ نہیں بلکہ قرآن و سنت کے علوم اور اسلامی قانون سے اللہ پاک نے آپ حضرات کو مالا مال کر دیا ہے۔ تو اسکا مطلب یہ ہے کہ خاندان کے لئے اور تمام دوست احباب کے لئے آپ کو اللہ پاک نے سرخروئی کا تاج پہنا دیا ہے۔ آج آپ کے بچوں کی دستار بندی ہے اور قیامت کے دن اللہ پاک انکے والدین کے سروں پر تاج رکھیں گے۔

آج بخاری شریف کا ختم ہوا ہے اور یہ ایک ایسا موقع ہے جسمیں اللہ تعالیٰ دعاؤں کو قبول کرتا ہے۔ امام اصیل الدین شیخ جمال الدین کے شیخ ہیں فرماتے ہیں کہ ہم نے ۱۲۱ مرتبہ تجربہ کیا ہے کہ امت پر بڑے امتحان آئے، بحران آئے، طاعون آیا، وباء آئی تو ختم بخاری شریف میں جو دعائیں ہوئیں تو اللہ پاک نے اس کو قبول کرلیتا ہے۔ اور آفت و مصیبت ٹل جاتی ہے۔ آج ملت اسلامیہ اور ہم سب زخمی زخمی ہیں۔ عالم اسلام انتہائی مشکلات میں ہے۔ اسلامی ممالک مشکلات میں ہیں۔ افغانستان میں ایک عظیم معرکہ برپا ہے۔ پھر ہم سب گنہگار خطاکار ہیں آج فضلاء کے سروں کے اوپر ایک بڑا بوجھ رکھا جانے والا ہے۔ بزرگو امام بخاریؒ نے یہ کتاب عمل کرنے کیلئے تصنیف کی ہے اور یہ جامع ہے زندگی کے تمام شعبوں کو عبادات ہیں سیاست ہے۔ اخلاق ہیں، احکام ہیں، قوانین ہیں، تجارت و معیشت طلاق، نکاح میراث باہمی حقوق اور معاملات تہذیب و تمدن تعلیم وتربیت مغازی ہیں کہ سیر ہیں۔ الغرض زندگی کا کوئی شعبہ نہیں جس کو امام بخاری نے

جمع نہ کیا ہو مقصد صرف تبرک نہیں بلکہ مقصد عمل کرنا ہے کہ یہ ایک مکمل نظام ہے اور اس پر عمل ضروری ہے، اور عمل سے پہلے نیت کی تصیح ضروری ہے۔ کوئی حج کرتا ہے، جہاد کرتا ہے، علم حاصل کرتا ہے تو مقصود رضائے الٰہی ہونی چاہیے اس وجہ سے امام بخاریؒ نے کتاب کا آغاز نیت سے کیا ہے کہ "انما الاعمال بالنیات" وانما لکل امری مانوی الخ تو عمل کیلئے اس حدیث کو بنیاد بنایا کہ دارومدار قبولیت کا نیت پر منحصر ہے۔ اسکے بعد باب "بدء الوحی" کا ذکر کیا۔ کہ اعمال وہ معتبر ہونگے جنکی بنیاد وحی پر ہو :اللہ کی ھدلیات پر اگر اعمال کی بنیاد نہ ہو عبادات ہیں یا جو کچھ بھی ہیں وہ مردود ہیں۔ وہ عبادت اور جہاد قبول ہیں جو وحی کے نور سے مستفاد ہو۔ تو اگر نیت صحیح ہوئی اور عمل صحیح ہوئے تو اسمیں وزن پیدا ہوگا تو اللہ کی بارگاہ میں قدر و قیمت لگائی جائی گی :کہ جو عمل اللہ پاک قبول کرے وہ وزن دار عمل ہے جو نہی، تو بے وزن اور بے وقعت ہے اور اسکا فیصلہ کرنا چاہیے۔ تو آخر کتاب میں امام بخاری نے وزن اعمال کا حدیث کا ذکر کیا کہ اعمال میں اگر وزن پیدا ہوا اور وحی کی روشنی میں اس عمل کو کیا تو اسکو اللہ پاک دنیا پر ظاہر کردے گا کہ یہ عمل کتنا وزنی ہے۔ ایک رجسٹر 99 رجسٹر پر بھاری ہوگا۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے: واما من ثقلت موازینہ فھو فی عیشۃ راضیۃ ٥ واما خفت موازینہ فامہ ھاویہ ٥ اس حقیقت اور ثقل کی طرف ارشاد فرماتے ہیں تو امام بخاریؒ وزن اعمال کے باب میں حدیث پیش کرتے ہیں کہ تمام اعمال تولے جائیں گے : کس طرح تولے جائینگے ؟ تو مختلف طریقے اللہ پاک استعمال فرمائیں گے : تاکہ اتمام حجت ہو جائے جب اعمال نیک ہونگے تو اس سے روشنی پھوٹے گی :اور بد اعمال ہونگے تو وہ کالے سیاہ ہونگے تو اس سے ظلمت نکلے گی۔ آج بھی اندھیرے میں جہاں کہیں کوئی شمع روشن ہو تو سب کو معلوم ہوتا ہے کہ وہ شمع جل رہی ہے تو اس طرح نیک اعمال چمک رہے ہونگے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ اللہ پاک تمام اعمال کے رجسٹر حاضر کرینگے۔ اور اسکو ترازو میں ڈالینگے : اور تیسری صورت یہ ہے کہ اللہ پاک اعمال کو متشکل کردینگے :نیک اعمال بہترین شکلوں میں ہونگے اور بد اعمال سانپ اور بچھو اور کتوں کی شکل میں متشکل فرمائیں گے :اور چوتھی صورت یہ ہے کہ تمام اعمال خود حاضر ہو جائیں گے : ووجدوا ماعملوا حاضرا: کہ تمام اعمال خود حاضر ہو جائینگے۔ تاکہ یہ تصور ہی

نہ رہے کہ کسی پر ظلم ہوا ہے۔ تاکہ پوری طرح اتمام حجت ہو جائے۔اب اعمال کس کے تولے جائینگے۔ تو بعض کہتے ہیں کہ پیغمبروں کے اعمال نہیں تولے جائینگے، بچوں کے اعمال کاوزن نہ ہوگا، 70 ہزار جو بغیر حساب کے جنت میں داخل ہونگے انکاوزن نہ ہوگا۔ اسلئے کہ وزن تو اس لیے ہوتا ہے کہ برا اور اچھا معلوم ہو جائے تو وہ تو اچھے ہی اچھے ہیں اور کافر تو برے ہی برے ہوتے ہیں انکے اعمال کے وزن بھی نہیں ہونگے۔ لیکن امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ ان اعمال بنی آدم وقولهم یوزن کہ مطلقاً بنی آدم کے اعمال واقوال تولے جائینگے۔ کافر ہے یا مسلمان ہے پیغمبر ہے یا امی معصوم ہے یا غیر معصوم ہے :بالغ ہے یا نابالغ ہے ،اس لئے کہ وزن اعمال صرف معلوم کرنے لیے نہیں بلکہ قدر و منزلت ظاہر کرنے کیلئے کیا جاتا ہے۔ تو اللہ پاک ان کے اوزان کو وزن کرتا ہے او انکے مراتب کو اور اونچا کرتا ہے تاکہ دنیا پر ظاہر ہو جائے :اور کفار کو خائب خاسر کرتا ہے اسلئے تو اللہ پاک فرماتے ہیں۔ فامامن اوتی کتابه بیمینه ...... فهو فی عیشة راضية اب وزن اعمال کون کرے گا :بعض کہتے ہیں کہ وزن اللہ پاک فرمائیں گے ،بعض فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیلؑ ،بعض کے نزدیک عزرائیلؑ وزن فرمائیں گے اور بعض فرماتے ہیں کہ حضرت آدمؑ وزن فرمائینگے ۔لیکن ان چاروں اقوال میں کوئی تعارض نہیں علماء نے تطبیق کی ہے کہ اصل وزن کرنے والی ذات اللہ پاک کی ہے :کیونکہ اللہ پاک حکم دیں گے کہ وزن کرو اور اللہ پاک خود حاضر ہیں اور عزرائیلؑ چونکہ موقع کا گواہ ہے اس نے روح قبض کی ہے۔ تو گویا وہ موقع کا گواہ ہے۔ حضرت جبرائیلؑ سب سے بڑے وکیل ہیں :کہ وحی انہوں نے لائی ہے۔ احکام الہیہ لانے والے حضرت جبرائیل السلام ہیں۔ تو وہ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ اس نے اچھا کیا ہے یا برا کیا ہے۔یا وحی کے خلاف کیا ہے یا اس پر عمل کیا ہے گویا وہ سرکاری اٹارنی جنرل ہیں۔ اور آدم علیہ السلام مشفق والد ہیں تو مشفق والد کو بھی اللہ پاک نے حاضر کیا ہے۔ تاکہ مشفق والد کے دل میں یہ نہ آئے کہ میرے بیٹے کے ساتھ زیادتی ہوئی ہو گی تاکہ اپنی اولاد کی حالت خود دیکھے اور خود فیصلہ کر سکیں کہ یہ بدبخت ہے یا نیک بخت ہے۔ اعمال کے وزن کی بحث معتزلہ اور خوارج کی دور کی باتیں تھیں کہ عوارض کا اجسام ہونا ممکن نہیں :لیکن اہل سنت کہتے ہیں کہ اعراض کو اجسام میں ،بنانا اللہ پاک کر سکتے ہیں۔

اعراض سے جواہر بنادینگے وہ کہتے ہیں کہ ایسا نہیں ہو سکتا تو وہ کہتے ہیں کہ اسکا مقصد یہ ہے کہ اللہ پاک عدل وانصاف کا فیصلہ کرینگے۔ ہم وہ تاویلات نہیں کرتے، عدل فرمائینگے لیکن دو قواعد و ضوابط کے مطابق عدل فرمائینگے کہ صرف انصاف نہیں بلکہ انصاف نظر آنا چاہیے آج کا بھی اصول تو حقیقتاً اعمال کا وزن ہوگا: آج سائنس نے یہ بات واضح کر دی کہ اعراض کو تولا جاسکتا ہے: آج فضاء میں آواز موجود ہے صورتیں موجود ہیں ذرا ریڈیو ٹی وی آن کر دیں سب کچھ سن اور دیکھ سکتے ہیں۔ خیالات موجود ہیں، احساسات موجود ہیں، ایسی ترقی ہوئی کہ انسان کے اندرونی احساسات کو تولا جاسکتا ہے۔ تھرمامیٹر سے بدن کی حرارت معلوم کرتے ہیں۔ اور ایسی مشینری ہے کہ اس سے قوت غضبیہ قوت حیوانیہ قوت شہوانیہ تمام کے تمام میٹر پر آجاتے ہیں۔ تو گرمی اور سردی اور احساسات کو معلوم کیا جاسکتا ہے۔ اور اب بھی دنیا میں لاکھوں انسان باتیں کرتے ہیں: تو بٹن دبانے سے وہ سننے میں آجاتے ہیں تو یہ آوازیں فضاء میں موجود ہیں اور نشریات پر تمام چیزیں فضاء میں آرہی ہیں۔ تو اہل سنت والجماعت کا مسلک یہ ہے کہ اعمال اپنی شکل میں حقیقی معنی میں تولے جائیں گے اور امام بخاریؒ آخری حدیث لاتے ہیں جس سے کتاب کا اختتام بھی کلمہ توحید پر ہو کہ سبحان اللہ لا الہ کے معنی پر ہے اور وبحمدہ الا اللہ کے معنی پر ہے الاختتام بھی اور وزن اعمال بھی ثابت ہوا تو امام بخاریؒ حضرت ابوہریرۃ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ کلمتان حبیبتان الی الرحمان۔ دو کلمے اللہ پاک کو بہت محبوب ہیں اور زبان سے ادا کرنے میں بہت آسان ہیں۔ اور میزان میں بہت بھاری ہیں: اور وہ کلمات سبحان الله وبحمده وسبحان الله العظيم ہیں۔ اللہ پاک نے ان کلمات میں براۃ الاختتام بھی کی اور تمجید بھی کی ہے، تخلیہ بھی کیا ہے اور تحلیہ بھی کیا، تجلیہ بھی کیا۔ کہ اللہ پاک تمام صفات نقصان سے منزہ ہے: مجبوری سے۔ عاجزی سے۔ ہر تصور سے اللہ پاک منزہ ہے، اسلام نے اللہ تعالیٰ کا انتہائی پاکیزہ تصور پیش کیا ہے۔ یہود اور نصاریٰ کی کتابوں میں یہ تصور نہ تھا۔ اسلام نے اللہ کا یہ تصور دیا کہ لم یلد ولم یو یلد ولم یکن له کفواً احد۔ سبحان الله وبحمده میں تمام صفات کمالیہ اور تمام محامد کو ذکر کیا: کہ وہ صفات کمالیہ کی امانت ہے کہ احیاء ہے کہ علم ہے کہ سمع اور بصر خلق ہے کہ

یہ تمام صفات اللہ کی صفات ہیں اور ہم سب اسکے محتاج ہیں اور ہم میں کوئی صفت نہیں۔ اور اللہ پاک وہ منزہ ذات ہے کہ وہ عظمتوں والا ہے، جباریت، قہاریت حکومت اور سلطنت کا مالک بھی وہی ذات ہے صرف رحمانیت پر نظر نہ رکھو بلکہ عظمت و سلطنت بھی نگاہ میں رکھو۔

فارغ التحصیل فضلاء کی نئی ذمہ داریاں میرے بھائیو! آج آپ لوگ دارالعلوم سے رخصت ہو رہے ہو اور آپ کی دستاربندی ہو گی یہ دستابندی ایک بیش قیمت تاج بھی ہے لیکن یہ ذمہ داریوں کا ایک بڑا بوجھ بھی ہے۔ کہ اب اس امانت الھیہ کو دنیا تک پہنچاؤ۔ آج تم فارغ نہیں ہوئے ہاں تحصیل سے فارغ ہوئے لیکن اصل میں مشغول ہو گئے تمام امت کا بوجھ آپکے اوپر ڈالا گیا لوگوں کی اصلاح کرو گے اپنے معاشرے اور اپنے علاقے کو جاؤ گے اور رسومات کو ختم کرو گے تو یہ بہت مشکل کام ہے۔ کہ تعلیم اور تربیت تو علماء کا فرض **منصبی** ہے العلماء ورثة الانبیاء تو تمام دنیا آپکے خلاف ہو گی لیکن میرے بھائیو! اگر عمومی نظر عالم اسلام پر کی جائے اور جو تبدیلی آرہی ہے اور جو انقلاب آرہا ہے تو اسکی وجہ سے آپ پر ایک عظیم بوجھ آرہا ہے جو سابقہ **بوجھوں** سے بڑھ کر ہے۔

میرے بھائیو! آج تمام عالم کفر متحد ہے اور آپکے اساتذہ آپ لوگوں کو تمام عالم کفر کے مقابلے کیلئے بھیجتے ہیں ایسا میدان ہے کہ ہر طرف سے بمباری ہو رہی ہے اور دین کا طالب علم تمام دنیا کی نظر میں خطرناک ہے۔ پہلے لوگوں کو یہ معلوم نہ تھا کہ طالبعلم اتنا خطرناک ہوگا ان لوگوں کے دلوں میں یہ بات تھی کہ یہ بیچارے کچھ نہیں کر سکتے۔ مفت کھاتے پیتے ہیں لیکن آج عالم اسلام میں ایک بڑی تبدیلی آرہی ہے، عالم اسلام ایک چوراہے پر کھڑا ہے۔ تمام یہود اور مشرکین کا نشانہ عالم اسلام ہے۔ وہ کیفیت ہے کہ جیسے ایک شخص ایک پیالہ کی طرف کھانے کے لئے لوگوں کو بلائے گا تو آج کے حکمران اس عالم اسلام کا تحفظ نہیں کر سکتے سیاستدان نہیں کر سکتے کہ وہ سب امریکہ اور یہود کے ایجنٹ ہیں: ان کا ایمان نہیں، شہادت پر یقین نہیں، انہیں جہاد کی اہمیت نہیں معلوم۔ مصر ہے کہ شام ہے ترکی یا الجزائر دشمن کہتا ہے کہ ہم ان بے عمل حکمرانوں سے نہیں ڈرتے کہ یہ سیاستدان تو ہمارے چھوڑے گئے نظام کے محافظ ہیں بیوروکریٹ اور جدید تعلیم یافتہ طبقہ یہ تو سب ہمارے سانچوں میں ڈھلے ہیں۔ صرف علماء اور طلباء ایسا کر سکتے ہیں کہ تمام عالم کفر

کا مقابلہ کر سکیں۔ افغانستان میں عالم کفر نے تجربہ کیا کہ علماء اور طالبان کے ذریعے ایک سپر پاور تہس نہس ہوا۔ اور کمیونزم کا نظام اپنی موت مر گیا۔ تو وہ سمجھ گئے کہ بڑی طاقت تو ایمان اور جہاد ہے تو تمام دنیا اٹھ کھڑی ہوئی ہے۔ان الامم تداعی علیکم ۔ تداعی الا کلة الی قصعتها قال امن قلة یا رسول الله الی آخر الحدیث. چیچنیا میں ہزاروں مسلمانوں کی قتل و غارت ہو رہی ہے اور انکے اوپر بلڈوزر چلائے جا رہے ہیں وہ یتیم بچے اور عورتیں بے سہارا ہو گئیں ہیں انکی حالت دیکھنے کے قابل ہے امریکہ اور روس متفق ہیں۔ روس کے وزیر اعظم نے کہا ہے کہ ہم کلنٹن کے مشورہ سے یہ سب کچھ کر رہے ہیں یورپ کے تمام لوگ اس پر متفق ہیں کہ مدارس اور علماء کو ختم کرو کہ جہاد ختم ہو جائے تو پھر عالم اسلام کو غلام بنا سکتے ہیں۔ نیو ورلڈ آرڈر کے ذریعے تمام عالم پر حکومت کرنا چاہتے ہیں حالانکہ یہ حکم صرف اللہ کا چل سکتا ہے۔ان الدین عندالله الاسلا م (الایة) نواز شریف کو کوئی پرواہ نہیں کہ کفر کا نظام آئے۔ بے نظیر کو لائیں اور کسی کے ساتھ کوئی فکر نہیں۔ ترکی کے ساتھ نہیں، حسنی مبارک کے ساتھ نہیں' ان کے ہاں صرف یہ بات ہے کہ انکی حکومت قائم رہے۔ چاہے نظام جو کوئی بھی ہو تو آج تم لوگ نشانہ بنے ہوئے ہو۔ تمام عالم اسلام آج مردہ ہے ۵۲ اسلامی ممالک میں کوئی نہیں کہتا کہ چیچنیا کے مسلمان کیوں ہلاک کئے جا رہے ہیں، کوسوو کے تمام ملک برباد ہوا جو مسلمان تھے ہزاروں افراد کی اجتماعی قبر نکلتی ہیں: تو ان مسلمانوں کا غم اور فکر صرف آپ نے کرنی ہے۔ بوسنیا میں مسلمانوں کا قتل عام ہوا: کشمیر میں قتال جاری ہے۔ تو آج تم بڑی آزمائش میں ہو۔ ہماری کوشش ہو گی کہ تمام ممالک میں صرف طالبان ہی طالبان آجائیں۔ آج ملک میں رافضیت اور قادیانیت ہے اور رسومات بدعات ہیں، منکرین حدیث ہیں، شرک کا دور دورہ ہے۔ آج جو یہ پگڑی آپ کے سروں پر رکھی جا رہی ہے: ہمارے حضرت شیخ الحدیثؒ فرمایا کرتے تھے۔ کہ شیخ الھندؒ کے پاس طلباء گئے کہ ہمیں نصیحت کریں تو شیخ الھندؒ نے کہا کہ جو پگڑی آپ نے ہمارے سروں پر رکھی ہے اسکو ہمارے قدموں میں گرا نہ دینا یعنی یہ پگڑی جو ہمارے سروں پر ہے آپ کی وجہ سے ہے۔ افتخار ملا ہے کہ آپ ایسے شاگرد تیار کئے تو کوئی ایسی حرکت نہ کر بیٹھنا کہ ہمارے سروں پر عزت کی پگڑی داغدار ہو جائے۔

دوستو! حقانیہ ایک مدرسہ نہیں ایک انقلاب اور تحریک کا نام بن گیا ہے۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ روس کو تہس نہس کردیا اور افغانستان کو آزاد کیا اور جہاد کیا اور اب نظام الہیہ کو قائم کیا۔ اسلئے فاضل اپنے ساتھ حقانی لکھا کریں کہ ایک شخص بہتر اجتماعی تشخص ابھر کر سامنے اور سب کی تقویت کا باعث بنے کیونکہ حقانی ایک بڑی تحریک اور تعارف ہے اپنے دارالعلوم کی عزت کا خیال رکھو اور ہماری دعا ہے کہ دارالعلوم کے فضلاء تمام دنیا پر سربالا و سرخرو ہو جائیں اور جسمیں کمی ہو اللہ تعالیٰ اسکو پورا فرمائیں۔ اور صلاحیتوں سے مالا مال کریں۔ اے اللہ جہاں بھی جائیں انکو کامیابی سے ہمکنار کریں۔ دارالعلوم دیوبند کے فرشتہ صفت مجذوب اور اولین صدر مدرس حضرت مولانا یعقوبؒ سے طلباء نے کہا کہ ہم جا کر کیا کرینگے تو مولانا یعقوبؒ نے فرمایا کہ میں نے بڑی دعا کی اسلئے کہ پہلے تو فکر نہ تھی اب ذمہ داریوں کی فکر جمع ہوئی معاش کا کیا ہوگا تو مولانا یعقوبؒ بڑے محدث تھے تو مولانا یعقوبؒ نے فرمایا کہ پرواہ نہ کریں جدھر جاؤ گے تم ہی تم ہو گے۔ اور ہمیں حضرت شیخ الحدیثؒ نے بھی یہ کہا کہ حقانیہ کے فضلاء بھی جدھر جائیں گے ادھر تم ہی تم کا مصداق ہونگے۔ ہمیں ان کے انداز سے پتہ چلا کہ گویا خود تو حضرت پر فضلاء کے بارے میں ایسی حالت گزری اور یقین ربانی اللہ سے حاصل کرلی ہے تو آپ بھی معاش کی فکر نہ کریں: اللہ پاک ازمائش لائینگے کہیں نوکری کے پیچھے، سکول ماسٹری کے پیچھے نہ لگ جائیں، اللہ پر توکل کریں تھوڑی تھوڑی آزمائش ہوگی مگر اللہ پاک آسانی لائیں گے۔ جس نے اللہ پاک کے لئے اپنا آپ کو وقف کیا اللہ اسکو بہت رزق عطا فرمائینگے، ویرزقه کما من حیث لا یحتسب اور جس نے اپنے آپ کو دنیا کے حوالہ کیا تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا کی طرف سونپ دیتے ہیں: تو آپ فکر معاش نہ کریں بلکہ ہمارا یقین ہے کہ حضور ﷺ کی دعا ہر دور میں قبول ہو چکی ہے۔ فرمایا نضر الله امرأ سمع مقالتی فوعاها ثم اداها کما سمعها (الحدیث) تو نضر اللہ کا ظہور ہوگا۔ نضارت یعنی تروتازگی خوشی اور آسودگی نصیب ہوگی بشرطیکہ علم نبوی کو سننے کے بعد یاد کیا اور پھر کمی بیشی کے بغیر اسے بنی نوع انسانیت تک پہنچادیا۔ اپنے مادر علمی کے ساتھ تعلق رکھو۔

آخر میں ایک مختصر سی بات عرض ہے کہ دارالعلوم نے اپنی روایات کے خلاف ایک کام

ایک جذبہ کے تحت کیا ہے اور یہ پہلی مرتبہ ہوا ہے اور وہ یہ ہے کہ امیر المومنین، ایک سنبول(symbol)بن چکے ہیں، ایک شخص کا نام نہیں اور اللہ تعالیٰ نے افغانستان میں آپ کے سے اسلامی نظام قائم کیا جس میں دار العلوم کے طلباء کا عظیم حصہ ہے تو اللہ پاک نے دار العلوم کو جہاد کی بڑی عزت دی :اور دار لعلوم کے ہزاروں طلباء نے قربانی دی ہے اور شہید بھی ہوئے ہیں۔ ان تمام امور کا مثبت ثمرہ امیر المومنین ملا محمد عمر کی شکل میں ظاہر ہوا۔ جنہوں نے ایک اسلامی نظام قائم کیا۔ تو ہم اعزاز سمجھتے ہیں کہ دار العلوم ان کو ایک اعزازی ڈگری عطا کرے جسے دنیا میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری دی جاتی ہے۔ لیکن یہ ایک طریقہ ہے کہ ہم خراج تحسین پیش کرتے ہیں کہ مولانا محمد عمر کا یہ اعزاز تمام علماء کی خدمات کا اعتراف ہے۔ انکو دورہ حدیث کا موقع نہیں ملا۔ البتہ دار العلوم حقانیہ کے کئی حقانی فضلاء سے ابتدائی درجات میں گویا یہ دار العلوم کے استفادہ کا موقعہ ملا۔ اساتذہ کا اعتماد ہے کہ اصل علم تو عمل جہاد ہے اور تعلق مع اللہ ہے اور دنیا کو اسلامی نظام دینا ہے۔ وصلی الله علی النبی الامی واله واصحابه وسلم تسليما كثيراً۔

حضرت مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ صاحب کا خطاب

الحمدلله جل وعلیٰ : والصلوة والسلام على خاتم الانبياء : وعلیٰ اله واصحابه شموس الفضل واعلام الهدی اما بعد قل هل يستوى الذين يعلمون والذين لا يعلمون: قال النبی صلی الله عليه وسلم : العلماء ورثه الانبياء : وان الانبيالم يور ثوا ديناراًولا درهماً بل ورثوالعلم فمن اخذه اخذ بحظ وافر۔

میرے قابل صد احترام علماء کرام : شیوخ الحدیث اور شیوخ التفسیر۔اور دور دور سے آئے ہوئے معزز مہمانان کرام! اللہ پاک آپ حضرات کے آنے کو خیر و برکت کا ذریعہ بنائے، طلباء کے ختم بخاری کو اللہ پاک اس ملک میں اسلامی نظام کے لانے کا پیش خیمہ بنائے۔ اور میں حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کو قلبی مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ حضرت امیر المومنین ملا محمد عمر حفظه الله وايده بنصرمن عنده کو عالمی فخری سند عطا کی۔ یقیناوہ اس سند کے مستحق ہیں۔ ایسا عظیم